سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳؎)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

Page 4.

نور افشاں

پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر میکلوڈ روڈ ۔ لاہور

پادری ڈبلیو ۔ جے کلارک صاحب منیجر ایم ۔ اے ۔ ایجرٹن روڈ ۔ لاہور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیے ۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں ۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۱۱ فروری ۔ ۔ ۔ ء | نمبر ۶

بہادر مال

مسافران بقا ٹھہرو ہم بھی آتے ہیں
نہ چلے جاؤ خدارا قدم بڑھائے ہوئے

جب اطونائس جو پائس (دیندار) کے لقب سے ملقب ہے تخت نشین ہوا تو اگرچہ وہ قیصر تراجان اور ساس کے چچیرے بھائی ہدریان کی طرح خواہ مخواہ مسیحیوں کے خون کا پیاسا نہ تھا تاہم چونکہ وہ پکا بت پرست تھا اگر کوئی شخص بتوں کی پرستش سے انکار کرتا اور اس پر نالش کی جاتی تو وہ ضرور سخت عذاب سے مروایا جاتا ۔ نیز جب بعض بعض جگہ وبا اور مری واقع ہوتیں تو عام بت پرست آواز بلند کرتے کہ مسیحیوں کے سبب ہمارے معبودوں نے ہم پر یہ بلائیں نازل کی ہیں ۔ تب وہ مسیحیوں کو ایذا دیتے اور اس طرح بہت سے مسیحی موت کا شکار ہو جاتے ۔ اس زمانہ میں جنہوں نے شہادت کا جام نوش کیا ہے تو زیادہ ۔ لیکن ان میں سے مشہور سمرنا کے بشپ بزرگ پولیکارپ ۔ ہراپلس کے بشپ حضرت پاپیاس ۔ اتھینی کے بشپ مقدس پبلیس اور ایک خاتون فلستاس اور اسکے سات بیٹے تھے ۔

یہ خاتون ایک بیوہ اور شہر روما کی باشندہ تھی جس کے گھر کو خدا نے سات لعلوں (فرزندوں) سے روشن کیا تھا ۔ یہ بڑی پارسا اور خدا پرست تھی ۔ اور اپنے شوہر کی وفات کے بعد اپنا تمام وقت لوگوں کی فلاح اور بہبودی میں صرف کرتی تھی ۔ جتنی کہ اس کے نیک کاموں اور عمدہ نمونے اور اس کے لڑکوں کی شریفانہ روش سے بہت سے بت پرست مسیح کے گلے میں شامل ہوئے ۔ اس باعث بتوں کے پجاری اس کے جانی دشمن ہوئے اور قیصر کے حضور (۱۶۲ء) میں نالش کی کہ حضور ! چونکہ ہمارے معبود ہم سے نہایت ناراض ہو گئے ہیں اور طرح طرح کی مری اور بیماریوں میں ہمیں مبتلا کیا ۔ اس لئے ان کو راضی کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ فلستاس اور اس کے سات لڑکے ان کو قربانی گذرانیں ۔ سو وہ خاتون اور اس کے لڑکے شہر کے مجسٹریٹ کے حضور حاضر کئے گئے ۔ مجسٹریٹ نے اسے قربانی گذرانے کے باب میں تحریک کی اور اسے ترغیب دی کہ بتوں کے آگے قربانی چڑھائے ۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ اور اس کے لڑکے سخت عذاب سے مروائے جائینگے ۔ مگر فلستاس نے بڑے ادب سے عرض کی کہ ہم

بتوں کے سامنے ہرگز نہ گذرانینگے قربانی
کہ ایسا کام کرنا ہے خلافِ حکم ربانی

دوسرے دن اسے پھر بلایا اور اس کی منت کی کہ اپنے ان بچوں پر جو محض نابالغ ہیں رحم کر ۔ پر اس نے جواب دیا کہ میری بیرحمی تو اس بات سے زیادہ ثابت ہوگی کہ وہ بتوں کے سامنے قربانی گذرانیں اور اپنے شفیع یسوع مسیح کے لئے جان نہ دیں ۔ تب اپنے بچوں کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہنے لگی کہ اے میرے بچو ! آسمان کی طرف جہاں کہ ہمارا منجی اپنے مقدسوں کے ساتھ تخت نشین ہے اور جو تمہاری بھی انتظاری کرتا ہے نگاہ کرو ۔ اس کو اپنے دلوں میں جگہ دو ۔ اس کی محبت میں ثابت قدم رہو اور ایسی موت سے جو بالیقین جانبخش حیات لے جاتی ہے ہرگز خوف نہ کرو ۔

تب مجسٹریٹ نے ان لڑکوں کو ایک ایک کر کے اپنے پاس بلایا اور انہیں کہا کہ اگر تم مسیح کا انکار کرو گے تو فوراً بچ جاؤ گے پر انہوں نے کہا کہ ایسا کرنا نہایت نادرست و نامناسب ہے ۔ ہم تو ۔

اُس کی اُلفت سے نہ موڑینگے کبھی منہ اپنا
دشمنِ جان اگر سارا زمانہ ہوگا ۔ (واعظ)

اس پر اس نے انہیں پٹوا کر پھر قید خانہ میں بھیج دیا اور ساری کیفیت سے قیصر کو آگاہ کیا ۔ جس پر اسکو یہ حکم ملا کہ وہ متفرق اضلاع کے حاکموں کے پاس متفرق موت سے مارے جانے کے لئے بھیج دیئے جائیں ۔ الغرض ایک ان میں سے ایسے

موڑوں سے جنکے لڑوں میں شیشے کے ٹکڑے زیادہ تکلیف دینے کی غرض سے جڑے ہوئے تھے پیٹا جا کر ہلاک کیا۔ دو کو لاٹھیوں کی ضربوں سے شہید کیا۔ ایک کو کراڑے پر سے دھکیل کر چکنا چور کیا اور تین کا سر ان کے تنوں سے جدا کیا اور چار مہینے کے بعد خاص اس کا سر بھی کاٹا گیا اور اسی طرح وہ اپنے نجات دہندہ حضور اپنے پیارے فرزندوں میں جا ملی۔

مبارک ہیں وہ مردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں

عزیز بہنو! کیا آپ اس خاتون کی طرح اپنے بچوں کو خدا کی راہ میں تربیت کر کے ان کو اور اپنے آپ کو مسیح کی نسبت میں قائم رکھتی ہو؟

راقمہ (مسز) کے۔ خیر اللہ۔ کلارک آباد

چند خیالات

حمدِ خدا

خداوند عزوجل کی حمد ہو جس نے ہمیں اپنا کلام مرحمت کیا تاکہ ہم اس کے مطابق اپنا دستور العمل بنا کر اس کی بادشاہی کے وارث اور اس کی میراث ٹھہریں۔ بلکہ اس نے جہاں سے ایسی محبت کی کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

اس نے حیاتِ جاودان اور بقائے دوام حاصل کرنے کا رستہ دکھایا۔ لیکن شریر اور پراگندہ خاطر لوگ اس کی جانب رجوع نہیں ہوتے۔ لیکن شریر اس کے آگے ٹھہر نہیں سکتا۔ وہ شریر کو نیست و نابود کریگا۔ اس کا نام و نشان تک باقی نہ رہیگا۔ ایسے لوگ اپنی چند روزہ زندگی پر فخر کرتے ہیں۔ . . . . آئندہ کو طاقِ نسیان پر رکھے ہوئے ہیں۔ مقام شکر ہے۔ خداوند رحیم ہے۔ وہ محض بھسم کر دینے والی آگ نہیں۔ بلکہ خدا محبت ہے وہ رحیم و عدیل ہے۔ شفقت میں بڑھ کر اور غصہ کھانے میں دھیما ہے۔ مگر جسے وہ پیار کرتا ہے۔ تنبیہہ بھی کرتا ہے۔ وہ اپنے قول کا کہ گناہ کی مزدوری موت ہے سچا ہے لیکن ساتھ ہی وہ فرماتا ہے کہ خدا گنہگار کی موت سے خوش نہیں ہوتا وہ گنہگار کا حامی و مددگار ہے۔ کیونکہ لکھا ہے کہ بیمار کو حکیم کی ضرورت ہے۔ لیکن وہ راستباز کو ترک نہیں کرتا۔ داؤد کیا خوب کہتا ہے۔ میں نے کبھی راستباز کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے نہیں دیکھا۔ خداوند راستباز کو ہمیشہ سرفرازی عطا کرتا ہے۔ راستبازوں کو لوگ ہمیشہ ستاتے ہیں۔ مگر بالآخر وہ گرتے ہیں۔ اکثر اوقات بدکار سرفرازی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ان کو قیام حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان کی راہ پرخطر ہوتی ہے۔ ان کا راستہ ہولناک اور مناظر بھیانک ہیں۔ آخرکار وہ ایک دن گرتے ہیں اور ان کا کام صفحۂ دنیا سے حرفِ غلط کی طرح مٹ جاتا ہے۔ مگر راستباز اپنے کام میں پھولتا پھلتا رہیگا۔ کیونکہ خدا صادقوں کی راہ جانتا ہے۔ مگر شریروں کی راہ نیست و نابود ہوگی۔ لیکن اس کا آفتابِ فرحت بخش سب پر یکساں چمکتا ہے۔ وہ ہر ایک کو بلاتا ہے۔

دعوتِ عام

وہ کیسے پیار سے کہتا ہے "اے تھکے اور بھاری بوجھ سے دبے ہوئے سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔ یہاں کوئی تمیز نہیں یہ دعوتِ عام ہے۔ آئے جس کا جی چاہے۔ وہ بادشاہوں کو نہیں بلاتا وہ امیروں کو مدعو نہیں کرتا۔ وہ اعلےٰ حاکموں کو یہ دعوت نہیں دیتا بلکہ وہ سب کو کہتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے۔ بڈھے سب کو یہ آواز آ رہی ہے۔ اس کی رحمت و شفقت کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ آبِ حیات دے رہا ہے۔ وہ زندگی کی روٹی دیتا ہے۔ وہ گنہگاروں اور بھاری گناہوں میں دبے ہوؤں کو۔ وہ جنکو دنیا نگاہِ حقارت سے دیکھتی ہے۔ جنہیں دنیا نے رد کر دیا ہے۔ انہیں خداوند قبول کرتا ہے۔ یاد نہیں مسیح نے فقیہوں اور فریسیوں کو کیا کہا تھا کہ بیمار کو حکیم درکار ہے نہ کہ تندرست کو وہ گنہگاروں کی رہائی کی خاطر اور راستبازوں کی تقویت کی خاطر آیا تھا۔ وہ ہمیشہ کہتا ہے "جا تیرے گناہ معاف ہوئے"۔ اسے گناہ کی تباہ کن اسیری سے مخلصی عطا کرنے کا اختیار ہے۔ وہ ایک فرقہ کو نہیں بلاتا۔ وہ صرف نام کے مسیحیوں کو اپنے پاس نہیں بلاتا۔ بلکہ اس کی منڈلی میں کوئی امتیاز نہیں۔ ہندو مسلم پارسی سکھ چمار برہمن۔ وہ سب کو اپنے پاس بلا رہا ہے وہ کسی کو حقارت و نفرت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ یاد نہیں اس نے اس عورت سے جو عین زنا میں پکڑی گئی تھی کیا کہا۔ اس نے اپنے نزدیک آنے سے نہیں روکا اس نے اسے سنگسار کرنے کا حکم نہ دیا۔ بلکہ کہا تیرے گزشتہ گناہ معاف ہوئے پھر ایسا نہ کرنا۔ اس سے زیادہ تسلی اور کہاں مل سکتی ہے۔ ضرورت ہے ہمیں اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اس کے دعوتی رقعہ کو قبول کرنا چاہئے۔ ہماری کل مشکلات حل ہو جائینگی۔ وہی مشکلکشا ہے۔ وہی ہمارا نجات دہندہ ہے۔ وہی ہمارے گناہوں کو معاف کریگا۔

وہ اسم مسیحی ہے۔ نجات دہندہ دنیا میں تولد ہوا آج تک اس کا چرچا ہر ایک کے وردِ زبان ہے۔ خدا نے انسانی شکل میں جلوہ دکھایا تاکہ دنیا کے لئے باپ تک پہنچنے کا ذریعہ ہو۔ وہ بے گناہ پیدا ہوا . . . بے گناہ رہا۔ بے گناہ آسمان پر چلا گیا۔ اس نے گناہگاروں کو بے گناہ کیا۔ بیماروں کو چنگا کیا۔ اندھوں کو بینا کیا۔ ہر ایک اس کے وسیلے نجات حاصل کر سکتا۔ وہ دروازہ ہے۔ جو کوئی دروازے کے راستے داخل نہیں ہوتا چور ہے۔ وہ کہتا ہے کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔ دیکھئے پولوس رسول کیا کہتا ہے "موت کا ڈنک گناہ ہے اور گناہ کا زور شریعت۔ مگر خدا کا شکر جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے فتح بخشتا ہے"۔ یہ طاقت مسیح میں ہے اور وہی ہمیں گناہ کے بندھن سے نجات دے سکتا ہے اس نے خود کہا ہے "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی پائیگا"۔ انجیل میں بار بار مرقوم ہے کہ مسیح نجات دہندہ ہے۔ اگر ہم پھر بھی اس کے پاس نہ جائیں تو حیف ہے۔ ایمان لاؤ اور نجات پاؤگے۔ یہ آواز ہر ایک کو آ رہی ہے۔ ہمارا ایمان مضبوط ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایمان ہی کے ذریعہ ہم خداوند یسوع مسیح کے پاس جا کر نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ (دیکھو صفحہ ۱۱)

نور افشاں

مطبوعہ ۱۱ فروری ۱۹۲۷ء

معاصر آریہ گزٹ اور پرکاش کی بہتان بندیاں

کمزور کو ہر ایک دبا سکتا ہے۔ ڈرا سکتا ہے۔ دھمکا سکتا ہے۔ اُن کے حقوق پامال کر سکتا ہے۔ مقید شیر سے ہر ایک آنکھیں لڑا سکتا ہے۔ جنہوں نے زبردستوں کا مقابلہ نہیں کرنا اُنہیں ہر ایک مقابلہ کے لئے للکار سکتا ہے۔ جنہیں حق و ناحق سے سروکار نہیں وہ ہر ایک حق پسند کا مضحکہ اُڑا سکتا ہے۔ جنہوں نے انسان سے محبت کرنا بھی مہا پاپ خیال کر لیا ہو وہ مہر و محبت کرنے والوں کو ترچھی نگاہ سے دیکھ سکتے ہیں۔ جنکا اپنا کوئی مذہب ہی نہ ہو وہ اہل مذہب کو دیوانہ قرار دے سکتے ہیں۔ مگر ہم ایسے اصحاب کے ہمخیال نہیں ہو سکتے ہیں۔

کچھ دنوں سے ہندو آریہ اخبارات کی ہانڈی میں مسیحیت کے خلاف غیر معمولی جوش پیدا ہے خصوصاً ہمعصر آریہ گزٹ تو اپنے آپے سے باہر ہو چکا ہے۔ اُس نے **کنواری کے لڑکا اور غلط بیانیوں کا طومار** کے عنوانوں سے دو مضامین شائع کئے۔ جو خصوصاً مسیحیوں اور عموماً مسلموں کے لئے دل دکھانے والے تھے۔ ہم نے ہمعصر کو کسی نوٹ میں مطلع کیا تھا پر جاری ساعت نہیں ہوئی۔ اس پر انہوں نے اور بھی مزید اضافہ کیا ہے۔ جس نے ہمیں یہ نوٹ لکھنے پر مجبور کیا ہے۔

ہمیں معاصرین سے تبادلۂ خیالات سے انکار نہیں ہے

ہم مسیحی مذہب کے متعلق ہر ایک استفسار کا جواب دینے کو بفضل خدا ہر وقت تیار ہیں اور آریہ دوستوں کا اگر کوئی مذہب ہو تو اُس کی بابت سننے کو تیار ہیں۔ مگر آریہ اصحاب نے آجتک اپنے مذہب کا اظہار نہیں کیا کیونکہ نامعلوم ہندو آریہ دھرم کے مداح تو ہیں۔ مگر وہ آجتک اس دھرم کے معانی دنیا کو نہیں بتا سکے ہیں ہمیں صرف اُن کے طرزِ عمل سے ان کے دھرم کے معانی اس قدر معلوم ہوئے ہیں کہ ہندو آریہ صاحبان اپنے چار ویدوں کا اُن کے تمام برہمناؤں کا۔ اُن کے تمام اپنشدوں کا اُردو میں ترجمہ کر کے مسیحیوں اور مسلمانوں اور غیر ہندو آریوں کو دینا نہیں چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کو پردۂ غیب میں رکھنا اپنا کرم دھرم جانتے ہیں مسیحیوں اور مسلموں کی کتب مذہبی کو ہند کی زبانوں میں پاکر اُن سے ویدوں وغیرہ کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ اُن کے مقابل ویدوں وغیرہ کو لانا نہیں چاہتے۔ بلکہ اپنے وید وغیرہ مذہبی کتب کی اصلیت کو چھپانے کے لئے مسیحیوں کی کتب مذہبی کا اور اُن کی واجب التعظیم ہستیوں کا مضحکہ اُڑا کر ہندو آریوں کو مسیحی اور مسلم ہونے سے روکنے کی کوشش میں سرگرم کار ہیں۔ بلکہ وہ نامعلوم ہندو آریہ دھرم کی ترقی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس طرزِ عمل کا فوری نتیجہ ہندو مسلم نفاق کا پیدا ہو گیا ہے۔ جو ملک کی تمام امیدوں پر پانی پھیرنے والا ہے۔ ایسے نامعلوم ہندو آریہ دھرم کو ماننے والے جب ہم مسیحیوں سے تبادلۂ خیالات کے دعاوی کریں تو بھلا ان میں صداقت ہی کیا ہو سکتی ہے؟ اُن کے پاس مسیحیت سے تبادلہ کرنے کو سوا مسیحیت کی دل آزارانہ ہتک و توہین کے اور ہے ہی کیا۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش اور اُن کی دیگر تحریرات سے ظاہر و ثابت ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تبادلۂ خیالات کا بہانہ تو بالکلیہ عبث ہے جسے ہم کسی طرح سے تسلیم نہیں کر سکتے ہیں۔

پھر ہمارے معاصرین کو مسیحیت سے کیوں بیزاری ہے

اس کا جواب ہمیں یہ دیا جاتا ہے کہ تم مسیحی ہندو آریہ دھرم کی توہین کرتے ہو۔ تم ہندو آریوں کو عیسائی بناتے ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم عیسائی یہ دونوں کام کرو۔

مگر ہم اپنے معاصرین سے دریافت کرتے ہیں کہ ہندو آریہ دھرم کی جیسی سیاہ تصویر پنڈت دیانند جی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں کھینچ گئے ہیں ایسی مکروہ اور گھنونی تصویر آج تک کوئی عیسائی یا مسلمان بھی کھینچ سکا ہے؟ اس کے سوا جو ہندو آریہ دھرم کی مکروہات ہندو آریہ اصحاب اپنے ہی اخبارات و تحریرات میں آجتک ظاہر و بیان کرتے آئے ہیں۔ ایسی مکروہات کسی عیسائی یا مسلم نے بھی ظاہر و بیان کی ہیں؟ آریہ گزٹ اور پرکاش اپنی ہی گذشتہ فائل کا ملاحظہ فرمائے تو حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ پس اگر پنڈت دیانند جی اور آپ صاحبان ہندو آریہ دھرم کی بابت وہ کچھ لکھ سکتے ہیں جو آپ لکھ چکے ہیں۔ تو اگر کوئی عیسائی یا مسلم سوامی دیانند جی کے بیان کا اعادہ کرے تو آپ کو کیوں بُرا لگتا ہے؟ کیا عیسائیوں اور مسلموں کا بیان آپ کے سوامی کے بیان سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہو؟

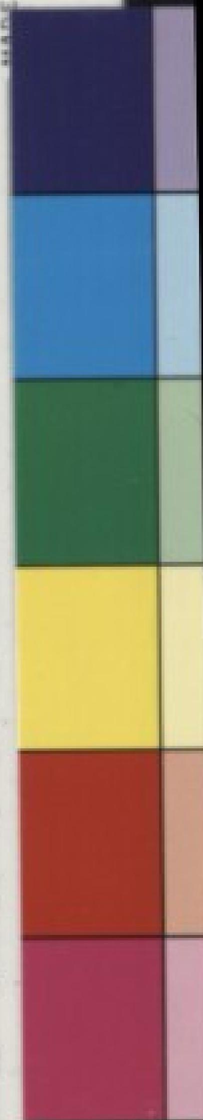
جو ہندو آریہ صاحبان اپنے ہندو آریہ دھرم سے بیزار ہو کر عیسائی یا مسلم ہونا چاہیں اور پھر بہ رضا و رغبت سے ہونا چاہیں اور عیسائیت کو اعلیٰ مذہب خیال کر کے ہونا چاہیں تو بھلا وہ کیوں نہ ہوں۔ کیا وہ پنڈت دیانند جی نے ہندو آریہ دھرم کی جو سیاہ تصویر کھینچی ہے اُسے جھوٹا سمجھیں! جبکہ ہندو آریہ دھرم کے باطل ہونے کا ثبوت خود ہندو آریوں نے بالتفصیل لکھ دیا ہے تو حق پسند ہندو آریہ ہمارے معاصرین کے ساتھ یہ بات کب مان سکتے ہیں کہ پنڈت دیانند جی نے جو کچھ ہندو آریہ دھرم کی بابت لکھا ہے وہ بالکل جھوٹ لکھا ہے۔ ایسے حال میں ہندو آریہ صاحبان اگر مسیحی یا مسلم نہ ہوں تو کیا کریں؟

سب ہندو آریہ ہمارے معاصرین کے ہمخیال نہیں ہو سکتے جو پنڈت دیانند جی کے خلاف اب ہندو آریہ دھرم کی حفاظت و نگرانی کا ٹھیکہ لے بیٹھے ہیں اور ہندو آریوں کی شدھی کے فرض کو پس پُشت ڈالکر صرف عیسائیوں اور مسلموں اور اچھوتوں کی شدھی کو اپنا کرم دھرم بنا بیٹھے ہیں کسی کی سمجھ نہیں آتا کہ جس ہندو آریہ دھرم کی پنڈت دیانند جی اینٹ سے

انیٹ بجا گئے۔ اس ہندو آریہ دھرم کی حفاظت و نگرانی آپ کے چیلوں کے سپرد کس نے کر دی ہے؟ پھر ہم بھی آپ کی نگرانی کے دعویٰ کو کیوں تسلیم کریں؟ یہ تو مان نہ مان والی کہاوت کا مصداق ہے۔ پس اگر ہندو آریہ دھرم کی توہین کے مرتکب ہیں تو آپ کے سوامی جی ہیں یا اُن کے چیلے ہیں۔ پھر مسیحیوں کو اس کا مرتکب قرار دینا انتہا درجہ کا ظلم ہے۔

پھر ہندو آریہ صاحبان مسیحیت سے بیزاری کا سبب اس کا خلاف عقل ہونا بتلاتے ہیں

یہ عذر بھی بدسے بدتر ہے۔ کیونکہ عقل کے بنی نوع انسان میں ہزار ہا ہزار۔ بلکہ کروڑ ہا کروڑ مختلف مذاہب ہیں۔ ۵۰ کروڑ بنی آدم کی عقل مسیحیت کو حق تسلیم کر رہی ہے جس میں مسیحیت کا حق ہونا بھی شامل ہے۔ ۵۴ کروڑ بنی آدم کی عقل بدھ اور کنفوشس کے مت کو درست مان رہی ہے اور ۲۲ کروڑ بنی آدم کی عقل سناتن دھرم کے ہندو آریہ دھرم کو حق بجانب خیال کر رہی ہے جسکی پنڈت دیانند جی نے دل کھول کر تکذیب کی ہے۔ باقی چند لاکھ ہندو آریہ دھرم کے ماننے والے آپ ہیں جو عقل و فکر میں دوسروں سے کسی طرح کی بھی مساوات نہیں رکھتے ہیں۔ آپ کی عقل و فکر آپس میں اس پارٹی اور گھاس پارٹی کے قضیوں سے عاجز رہ کر مسیحیت کے خلاف عقل ہونے کے شور مچاتی ہے۔ ہم اپنے معزز معصروں سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ کی عقل و فکر میں وہ کون سا امتیاز خصوصی ہے کہ ہم اُسے دین و دنیا کا رہبر تسلیم کریں اور باقی اہل عقل کو دیوانہ مان لیں؟ اگر انسانی عقل ہی مذاہب کا فیصلہ کرنے والی ہے تو آپ نے اور سوامی دیانند جی نے کونسی عقل کے بل بوتے پر یہ کے بعد خلقت کی ابتدا میں سینکڑوں اور ہزاروں بابا آدم بغیر ماں باپ جوان پیدا کر دکھائے اور بغیر انسانی زبان میں اُن کو وید بھی پڑھا دیئے؟ اگر ایسے خلاف عقل واقعات آپ کی عقل کے موافق ہو سکتے ہیں تو پھر مسیحیت آپ کی عقل و فکر کے کیوں موافق نہیں ہو سکتی ہے؟ پس عقل کا



توافق و تخالف میں آپ کے نزدیک دراصل کچھ معنا نہیں رکھتا ہے۔ مسیحیت کے تخالف کی کوئی اور وجہ ہوگی جسکا ہنوز آپ نے اظہار نہیں فرمایا ہے۔

مزید براں اگر یہ بات بھی تسلیم کر لی جائے کہ کل امور دینیہ و دنیویہ میں ہر ایک بشر کی عقل ہی رہبر کامل ہے تو پھر ہمارے معزز معاصرین وید مقدس کا کیوں پرچار کرتے ہیں۔ انکی کسی بشر کو کیا ضرورت ہے؟ آجتک دنیا نے نہ ویدوں کو جانا اور نہ سمجھا اور نہ سمجھ سکی ہے اور نہ سمجھیگی۔ کیونکہ وہ انسانی زبان میں نہیں ہیں۔ ان کے بغیر انسانی دنیا نے وہ عقل پائی ہے جسکی مثال ملنا دشوار ہے۔ پھر وید مقدس کا ذکر ہی کیا ہے جس وید مقدس کے ماننے والے سوامی دیانند جی کے زمانہ تک ویدوں کو نہ سمجھے تو اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ ان کو سوامی جی نے درست سمجھ لیا تھا؟ پس جب اپنے معاصرین کو ویدوں کا پرچار کرتے سنتے ہیں تو تب ہمیں معلوم ہوتا کہ اُنہیں اپنی عقل پر ہی اعتماد نہیں ہے۔ لیکن جب ان کے روبرو مسیحیت آتی ہے تو وہ اپنی عقل و فکر کی ترازو سے اُسے تولنے لگتے ہیں اور اسلام کا بھی اپنی عقل سے توازن کرنے لگتے ہیں۔ مگر اپنے دھرم کا عقلی توازن ہی ندارد ہے۔ ہم اس دورنگی کا آجتک مطلب نہیں سمجھے ہیں۔

ریویو

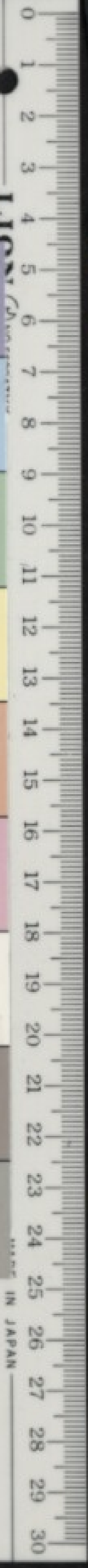
مولنا سلطان محمد خاں صاحب افغان کی کتب میں نے دیکھی ہیں اور ان میں سے کتاب (۱) **تحقیق آریہ** (۲) **میں کیوں مسیحی ہوگیا** اور (۳) **بائبل قرآن اور وید کی دعاؤں کا مقابلہ** اس قابل ہیں کہ آپ ان کو رومن اُردو ہندی اور گورمکھی میں شائع کر کر قوم و ملک پر احسان فرمائیں۔ (پادری) ملک روشن خاں

لندن ۲ فروری مانچسٹر گارڈین کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے فوجوں کی خاکی وردی کے لئے آرڈر دیا ہے۔ (رنبے اترم)

کتب عہد عتیق کی صحت پر ایک محققانہ نظر

عبرانی زبان کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اسکی حروف تہجی کے بعض حروف ایک دوسرے سے ایسے ملتے جلتے ہیں کہ نقل کرتے وقت اُن کو خلط ملط ہو جانے کے امکان کا احتمال ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر عبرانی حروف یود (ی) اور واؤ ہیں۔ اسی طرح عبرانی حروف ر اور و۔ ک اور ب۔ ج اور ن۔ ح اور خ ہیں۔ اگر ان میں سے ایک کو بھی بے احتیاطی لکھا جائے تو یہ احتمال رہتا ہے کہ اُس کی جگہ دوسرا حرف لکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ۲ سموئیل ۱۳:۸ میں لکھا ہے "اور داؤد اٹھارہ ہزار آرامی آدمی نمک کے نشیب میں مار کے لوٹ آیا"۔ لیکن یہاں "آرامی" کی بجائے "ادومی" چاہئے۔ دیکھو تواریخ ۱۸: ۱۲ اور زبور ۶۰ کی سرخی۔ یہ غلطی کس طرح واقع ہوئی عبرانی میں تھا "ادم" اور چونکہ حروف د اور ر ایک دوسرے کے مشابہ ہیں نقل کرنے والے نے غلطی سے "ارم" لکھ دیا اور یہ غلطی بحال درست نہیں کی گئی۔

لیکن کیا مختلف حروف کی مشابہت سے عہد عتیق کی کتب میں اتنا فرق عظیم پڑ گیا ہے کہ وہ اب پایہ اعتبار سے ساقط اور کلیۃً محرف ہو چکی ہیں۔ ہم ایک مثال سے اس بات کو واضح کرینگے۔ اُردو رسم الخط میں متعدد حروف ایسے ہیں جو ایک دوسرے سے مشابہ ہیں ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ز ڑ ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ک گ و ہ وغیرہ علیحدہ علیحدہ اور ایک دوسرے کے ساتھ ملکر ایسے مشابہ ہوتے ہیں کہ مطلب کے خبط ہونے کا امکان ہوتا ہے بعض اوقات حروف د اور ہ میں فرق ظاہر نہیں ہوتا اور مطلب خبط ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بعض ملکر ایک ایسا لفظ بنتے ہیں جو کسی دوسرے لفظ کے مشابہ ہوتا ہے اور یوں مطلب خبط ہو سکتا ہے۔ مثلاً فقرہ "میں سفر کو چلا ہوں" کو اگر کوئی صاحب نقل کرتے وقت یوں لکھ دے "میرہ سفر کو چلا ہو



تو مطلب خبط ہو جائیگا۔ لیکن کیا یہ امکان یقین کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ کیا ہم اسکو ایک قاعدہ کلیہ ٹھہرا سکتے ہیں کہ متعدد حروف کی مشابہت عبارت کی صحت کے نقیض ہے۔ اگر یہ ہو تو اردو اور فارسی اور عربی کتب کے نقل کرنے والے سب سے زیادہ کتابوں کے محرف کرنے والے ہیں اور چھاپہ خانوں کے کاتب اصل کتابوں کو نقل کرنے کی بجائے اُن کا مطلب ایسا خبط کرتے ہیں کہ وہ پایۂ اعتبار سے ساقط اور بکلیتہً محرف ہو جاتی ہیں۔ لیکن تجربہ ہم کو بتاتا ہے کہ اگرچہ حروف کی مشابہت سے غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ تاہم وہ امکان یقین کی صورت اختیار نہیں کر لیتا اس میں کچھ شک نہیں کہ حروف کی مشابہت کی وجہ سے اردو فارسی اور عربی کتابوں میں غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ لیکن وہ غلطیاں نہ تو تعداد میں اتنی ہوتی ہیں کہ اُن سے اصل کتاب کا مطلب ہی خبط ہو جائے اور نہ ہی ایسی اہم ہوتی ہیں کہ اُن کی وجہ سے اصل کتاب پایۂ اعتبار سے ساقط ہو جائے۔ پس عبرانی حروف ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اور اُن کی مشابہت کی وجہ سے کاتبوں سے غلطیاں بھی سرزد ہوئیں لیکن نہ تو وہ غلطیاں تعداد میں اس قدر ہیں کہ عبرانی کتب مقدسہ کی عبارت ہی غلط ملط ہو جائے اور نہ ہی ایسی ہیں کہ ان مقدس کتابوں کے مطالب ومعانی اس قدر بگڑ جائیں کہ وہ کتابیں درجۂ اعتبار سے گر جائیں۔ آئندہ اقساط میں انشاءاللہ یہ واضح ہو جائیگا کہ یہودی کاتب نہایت احتیاط سے اپنی کتب مقدسہ کو نقل کیا کرتے تھے۔

تجربہ سے ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جب کبھی کاتب کی غلطی سے ایک حرف کی بجائے دوسرا لکھا جاتا ہے تو عبارت اور سیاق وسباق ہم کو بتا دیتا ہے کہ کاتب نے غلطی سے ایک حرف کی بجائے دوسرا لکھ دیا ہے اور وہاں ہم اسکو درست کر لیتے ہیں۔ چنانچہ روزانہ اخباروں میں ایسی سینکڑوں غلطیاں ہم دیکھتے ہیں اور بعض غلطیاں ایسی مضحکہ خیز ہوتی ہیں کہ بے اختیار ہنسی آ جاتی ہے۔ چنانچہ چند سال ہوئے ایک اخبار میں کاتب صاحب نے "میں اپنے آپ کو مانتا ہوں" کی بجائے "میں اپنے باپ کو مانتا ہوں" لکھ دیا تھا۔ عبرانی کتب مقدسہ میں جب کاتبوں سے ایسی غلطیاں کیں تو سیاق وسباق نے اس غلطی کو ظاہر کر دیا اور اگر اس غلطی کا تعلق سیاق وسباق سے نہیں ہوتا تھا تو دیگر ذرائع سے اس غلطی کے وجود کا پتہ چل جاتا تھا۔ مثال کے طور پر اسی قسط میں جس غلطی کا ذکر ۲ سموئیل ۱۸:۲۲ اور ساٹھویں زبور کی سرخی کے مقابلہ کرنے سے لگ جاتا ہے۔ اور جہاں غلطی کے وجود کا ان ذرائع سے پتہ نہ لگے یہودی مستند اور مسلم الثبوت ربیوں کی قرأت اس غلطی کو ظاہر کر دیتی تھی۔ پس حروف کی مشابہت سے عبرانی کتب مقدسہ میں اس قدر فتور نہیں پڑ سکتا جسکی وجہ سے وہ کتب پایۂ اعتبار سے گر جائیں۔

قرآن عربی میں اس قسم کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ جب دو مشابہ حروف کی وجہ سے عبارت کا مطلب کچھ سے کچھ ہو گیا۔ ذیل کی آیات نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہوں:-

(۱) سورہ اعراف آیت ۵۵ کا جملہ اول یہ ہے۔ وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ نُشُرًا۔ ترجمہ۔ اور وہی یعنی خدا ہے جو بھیجتا ہے ہوائیں پھیلنے والیں (یا زندہ کرنے والیں) بیضاوی لکھتا ہے کہ بجائے نُشُرًا عاصم بُشْرًا پڑھتا ہے اور اس کے معنی خوشخبری دینے والی ہیں اور موافق قرأت عاصم مولوی عبدالقادر دہلوی مذکور بالا جملہ قرآنی کا اس طرح ترجمہ کرتے ہیں۔ اور وہی ہے کہ چلاتا ہے بادیں (یا ہوائیں) خوشخبری۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نسخہ قرآن مولوی عبدالقادر کے پاس تھا اس میں قرأت عاصم درج تھی۔ تحریف القرآن صفحہ ۵۲۔

(۲) سورہ انفال آیت ۶ میں ہے۔ اے نبی شوق دلا مسلمانوں کو لڑائی کا۔ جس لفظ کا ترجمہ شوق دلانا ہے وہ لفظ متن قرآن بیضاوی میں ہے حَرِّضْ جسکے معنی ہوتا ہے۔ اس پر بیضاوی لکھتا ہے۔ وقرئ حَرِّشْ یعنی بعض نے پڑھا ہے حرش۔ تحریف القرآن صفحہ ۵۸۔

(۳) سورۂ یونس آیت ۳۱ میں ہے۔ وہاں جانچ لیگا ہر کوئی جو آگے بھیجا۔ . . . اس پر بیضاوی لکھتا ہے . . . . کہ پڑھا حمزہ اور کسائی نے تتلوا تلاوت سے یعنی پڑھیگا ذکر اُس کا جو پہلے گذرا۔ ظاہر ہے کہ لفظ بتلو یعنی جانچیگا اور لفظ تتلو یعنی پڑھیگا بالکلیہ غیر ایک دوسرے کے ہیں۔ تحریف القرآن صفحہ ۶۲۔

(۴) سورہ یونس آیت ۹۲ میں ہے تاکہ ہووے تو واسطے اُن کے جو تیرے بعد ہوں ایک نشانی۔ یعنی جو لوگ زمانہ فرعون کے بعد ہوں . . . جس جملہ کا ترجمہ واسطے اُن کے جو تیرے بعد ہوں ہے۔ اس جملہ کی اصل عبارت قرآن میں یہ ہے لِمَنْ خَلْفَكَ اسکی نسبت لکھتا ہے وقرئ لِمَنْ خَلَقَكَ یعنی بعض نے پڑھا ہے۔ واسطے اس کے جس نے تجھ کو پیدا کیا۔ تحریف القرآن صفحہ ۶۷۔

(۵) سورہ طٰہٰ آیت ۱۹ کا شروع جملہ یہ ہے اور پتے جھاڑتا ہوں اس سے اپنی بکریوں پر وقرئ با السین من الھس بعض نے سین سے پڑھا ہے ہس۔ اور وہ روکنا بکریوں کا ہے۔ . . . معنی بالکل بدل گئے۔ کہاں پتے جھاڑنا اور کہاں روکنا یا غل کرکے ٹھہرانا۔ تحریف القرآن صفحہ ۹۳۔ غرض ایسی بیسیوں آیات موجود ہیں۔ لیکن کوئی شخص ان کتابت کی غلطیوں کی وجہ سے عثمانی قرآن کو محرف اور بے قدر نہیں گردان سکتا۔

عبرانی نسخوں کی نقل

کسی صحیح العقل شخص کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ نسخوں کے نقل کرنے میں کتابت کی غلطیاں ضرور واقع ہو جاتی ہیں۔ کاتب خواہ کتنا ہی محتاط شخص کیوں نہ ہو نقل کرنے میں وہ ضرور غلطیاں کریگا۔ بالخصوص جب کتاب کے صفحات کی تعداد زیادہ ہو۔ اور وہ زمانہ قدیم سے نقل ہوتی چلی آتی ہو۔ اغلاط کا وجود ایک لازمی امر ہو جاتا ہے۔ مثال کے

طور پر ہم اردو کی کتابوں کو ہی لے لیں۔ اُردو کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں عبارت الفاظ یا حروف کی غلطیاں موجود نہ ہوں۔ اور یہی حال دیگر زبانوں کی کتابوں کا ہے صفحۂ ہستی پر کوئی کتاب ایسی موجود نہیں جس کے نقل کرنے میں کاتبوں سے غلطیاں سرزد نہ ہوئی ہوں۔ پس عبرانی کتب مقدسہ کی نقل کرنے میں کاتبوں نے غلطیاں ضرور کی ہوں گی اور کی ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ کاتب حزم اور احتیاط کو کام میں لاتے تھے (اور یہ امر آئندہ اقساط میں زیادہ واضح ہو جائیگا۔) لیکن تاہم عبرانی کتب مقدسہ جیسی قدیم اور ضخیم کتابوں کی نقل میں کاتبوں سے غلطیاں ضرور واقع ہوئیں۔ بعض اوقات حروف اور الفاظ کی مشابہت کی وجہ سے ایک لفظ دوسرے کی بجائے لکھا گیا۔ بعض اوقات اگر کاتب کو کتاب لکھائی گئی ہو تو ہم آواز الفاظ کی وجہ سے غلطی سرزد ہو گئی۔ بعض اوقات اگر کاتب خود نسخہ کو دیکھکر لکھے تو کسی سطر کے آخری لفظ لکھنے کے بعد اس نے اسی لفظ کو ایک سطر چھوڑ کر لکھ لیا اور وہاں سے آگے لکھنا شروع کر دیا۔ مثال کے طور پر ہم دورِ حاضرہ کی کتابت کو لیں عہدِ عتیق کے اُردو ترجمہ کی نظرِ ثانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہے۔ اس کمیٹی کا صدر مترجم موجودہ ترجمہ کی نظرِ ثانی کر کے نیا ترجمہ کرتا ہے۔ اس نئے ترجمہ کی چھ نقلیں کاتبوں سے کرائی جاتی ہیں اور کاتب نہایت ہوشیاری سے اس نئے ترجمہ کو نقل کرتے ہیں اور یہ نقلیں کمیٹی کے شرکا کے ہاتھوں میں دی جاتی ہیں تاکہ جب کمیٹی فراہم ہو تو کمیٹی کے ہر ممبر کے پاس صدر مترجم کے نئے ترجمہ کی ایک نقل ہو۔ اگرچہ کاتب نہایت احتیاط سے اس ترجمہ کی نقل کرتے ہیں تاہم اُن سے غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ ذیل کی غلطیاں ملاحظہ ہوں۔

(۱) اصل "میرے دل کو کسی بُری بات کی طرف مائل نہ ہونے دے" (زبور ۴/۱۴۱)

نقل "میرے دل کو کسی بات کی طرف مائل نہ ہونے دے"

(۲) اصل "میں نے کہا تو میری پناہ ہے اور زندوں کی زمین میں میرا بخرہ"۔ (زبور ۵/۱۴۲)

نقل۔ میں نے کہا تو میری پناہ ہے اور زندوں کی زمین میں میرا بخرہ"۔

(۳) اصل۔ کاش تیرے آئین ماننے کے لئے میری روشیں درست ہو جائیں"۔ (زبور ۵/۱۱۹)

نقل۔ کاش تیرے آئین ماننے کے لئے تیری روشیں درست ہو جائیں"۔

بعض اوقات دو عبرانی الفاظ کو یکجا جمع کرنے سے کاتب نے غلطی پیدا کر دی۔ مثلاً زبور ۴۸: ۱۴ میں ہے "یہ خدا ابدالآباد ہمارا خدا ہے تادمِ مرگ وہی ہماری ہدایت کریگا"۔ بعض نسخہ جات میں الفاظ "تادمِ مرگ" کی بجائے "تا ابد" لکھے ہیں۔ کیونکہ دو عبرانی الفاظ (عل متھ بمعنی "تادمِ مرگ") کو کاتب نے یکجا کر کے (عُلمتھ بمعنی تا ابد) لکھ دیا۔ ایک جگہ نئے اُردو ترجمہ کے کاتب نے زبور کی کتاب میں ایسا ہی کیا ہے۔

اصل "دس تار والی ربط پر میں تیری مدح سرائی کرونگا"۔ (زبور ۹/۱۴۴)

نقل "دستار والی ربط پر میں تیری مدح سرائی کرونگا"۔ (باقی باقی)

پادری سمسون خانصاحب کی خبر کی تصحیح

گزشتہ نمبر میں جو خبر پادری سمسون خاں صاحب کی بابت نکل چکی ہے وہ اس طرح پڑھی جائے کہ پادری سمسون خانصاحب چرچ مشنری سوسائٹی سے چرچ مشنری سوسائٹی کی این۔ ایم۔ ایس فیلڈ میں کام کرنے کو تشریف لائے تھے۔ لیکن اپنی بیوی صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے این۔ ایم۔ ایس فیلڈ کو چھوڑ کر پھر چرچ مشنری سوسائٹی میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ غالباً ترنتارن میں اپنی مسیحی خدمت کو انجام دینگے۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھئے۔

مسیح میں نئی پیدائش

(از شفاعت۔ ڈونلڈ اسکول کینٹ۔ الہ آباد)

(۱) زندگی کا ابتدائی چشمہ

دوستو! میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ زندگی کا ابتدائی چشمہ کیا ہے؟ آپ میں سے بعض آفرینش کائنات خیال کرینگے۔ بعض خود رو تخلیق کا بعض ارتقا کا اور بعض ایسے تظریہ کا جو اس چیستان کے حل کرنے کا باعث ہو۔

لیکن اس کا جواب یہ نہیں ہے بلکہ اس کا جواب یہ ہوگا:

زندگی کا ابتدائی چشمہ محبت ہے

کیا وہ محبت جسکی جھلک کھلتے ہوئے پھول میں جھلکی ہے یا اُڑتے ہوئے جگنو میں مناسب۔ یا وہ جھوٹی محبت جو آخر ہستیِ انسان کی شفق کو تاریک کر دیتی ہے۔ یا وہ سچی محبت جو ایک نقاب پوش دوشیزہ کے دل میں سنسنی پیدا کرتی ہے۔ اور سخت سے سخت انسان کے سنگین دل کو پانی بنا کر چھوڑتی ہے۔ کاش ایسی ہی محبت ہر جاندار کا سرچشمہ ہو۔ مجھے اس کے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ صرف محبت ہی زندگی کے مینارہ کو روشن کرتی ہے۔

اگر واقعی ایسا ہے تو اس خدا کی زندگی کو بھی جو مسیح مجسم تک لایا محبت سے مملو ہونا چاہئے اور جس میں ہمیں نئے سرے سے پیدا ہونا ہے انجیل نویس کہتا ہے۔

"وہ اپنے گھر آیا اور اس کے لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن جتنوں نے اُسے قبول کیا اُس نے اُنہیں خدا کے فرزند ہونے کا حق بخشا۔ جو اُس کے نام پر ایمان لاتے ہیں وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے ہیں۔"

یہ آئتیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ خدا کا



فرزند بنے اور اُسکی زندگی میں پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہم خداوند مسیح سے محبت کریں کیونکہ صرف مسیح ہی میں خدا کی محبت ہم میں مسیح کی زندگی پیدا کر سکتی ہے۔

لیکن کیا مسیح کی محبت ہم میں مسیح کی زندگی پیدا کرنے کے لئے کافی ہے؟ ہرگز نہیں۔ قمری کی گردن کے رنگوں کو درخشاں بنانے کے لئے اس کے نازک پر ہی کافی نہیں ہیں بلکہ آفتاب کی شعاعوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو بوقلموں اور دلکشی میں چار چاند لگا دیتی ہیں۔ اسی طرح خدا کی زندگی کو اپنے اندر متحرک کرنے کے لئے لازم ہے کہ ہم خدا کی شفیقانہ اور رحیمانہ مرضی کے مطابق گناہ سے نفرت اور نیکی سے محبت کریں۔ جس طرح سیپیں شب کے وقت سطح سمندر پر آتی ہیں اور ستاروں کی لطیف روشنی میں ابر نیساں کے قطروں کو اپنی آغوش میں میٹھے جاتی ہیں۔ تو ان میں کس قدر تعجب انگیز تغیر پیدا ہوتا ہے اور وہ رطوبت اُس کرن کے اثر سے ایک خشاہوار جوہر اور آبدار موتی بن جاتی ہے۔ اسی طرح ہم کو خدا کی مرضی کے فضل و رحم کی شعاعیں اپنے اندر جذب کرنی چاہئیں تاکہ وہ ہماری روح کو اس قدر زرخیز بنا دیں کہ اس میں خدا کی زندگی کے بے بہا گوہر پیدا ہوں۔

یہی بات مسیح یہودیوں سے کہتا ہے۔

"جس کسی کو باپ کھینچیگا میرے پاس آجائیگا" (یوحنا ۶: ۳۷)

لیکن قادرِ مطلق باپ ہم کو کس طرح اپنی طرف ... کھینچتا ہے؟ آپ گھاس کی ایک پتی کے ذریعہ سے بکری کو جہاں چاہیں لے جا سکتے ہیں۔ بچے کو تھوڑی سی مٹھائی دکھا کر ہر کہیں لا سکتے ہیں۔ لیکن خدا ہم کو کس طرح اپنی طرف کھینچتا ہے؟ کیا وہ ہم کو مجبور کر سکتا ہے۔ لیکن یہ اُسکی شان کے خلاف ہے۔ اس کے کھینچنے کا محض ایک ہی طریقہ ہے اور وہ **محبت** ہے جو مہربانی اور صبر سے پُر۔ ہمدردی و غمگساری سے مالا مال اور خود انکاری و خود قربانی سے لبریز ہے۔

لیکن کیا خدا کی محبت کے معنی خود انکاری و خود قربانی ہیں؟ بیشک اگرچہ فلسفی خلاف ہوں اور منطقی معترض۔ تواریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ وہ خدا کی محبت ہی تھی۔ جسکی وجہ سے وہ ایک اصطبل میں پیدا ہؤا مصیبت و کلفت میں زندگی بسر کی اور آخرکار صلیب پر جان دے دی۔

کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

بنی نوع آدم بھیڑ کی طرح راستہ سے بھٹک گئے تھے۔ اس لئے یزدانی چرواہا اپنا گھر چھوڑ کر آیا۔ پہاڑوں اور وادیوں میں پھرا۔ بھیڑوں کو اپنے کندھوں پر اُٹھا اُٹھا کر پھر خدائی بھیڑخانہ میں واپس لایا!

اس خدا کی محبت اب بھی بدستور جاری ہے۔ اس میں کمی نہیں۔ وہ ہر شخص کو ہر وقت اپنی طرف بلاتا ہے کبھی ہم خدا کی محبت کو کسی خفیف حادثہ کے واقع ہونے سے کسی کتاب کے پڑھنے سے۔ کسی کے ساتھ کلام کرنے سے یا کسی مقدس ہستی کی نظر سے اپنے سینوں میں نور افشاں پاتے ہیں کبھی اُس کی پیاری آواز ہم سے قریب تر ہو جاتی ہے۔ شائد وہ کسی عزیز ترین شخص کے انتقال یا بربادیٔ تندرستی یا غارتگریٔ دولت کے توسل سے ہم کو مخاطب کرتا ہے بگاہے اس کی صدائے محبت آمیز ہم سے اور بھی مانوس ہونا چاہتی ہے اور دل کے خلوت خانہ میں سرگوشیاں کرتی ہے۔ کبھی زور اور بلند آہنگی سے۔ کبھی نرمی اور آہستگی سے۔ اگر ہم اس آواز کو عشرت و معیشت کے گرداب میں غوطہ زنی کرتے ہوئے غرق کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا ہم اپنے کو ورغلاتے ہیں کہ یہ خدائی آواز نہیں ہے۔ یا اگر ہے بھی تو ہم کو اُسکی تقلید کرنے سے کیا فائدہ؟

اگرچہ ہم صادق اور کامل انسان بننا چاہتے ہیں۔ مگر دیرینہ عادتوں کے پنجۂ آہنی میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں اور معشوقِ دنیا کے تبسم پر ایسے فریفتہ ہیں کہ دنیوی نام و نمود کے زائل ہونے کا کھٹکا۔ اور معاشرتی حیثیت اور مستقبل کی لذتوں کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہمارے ارادوں میں لغزش پیدا کر دیتا ہے۔ جب خدا کی محبت موجود ہے اور ہماری محبت معدوم تو ہم میں خدائی زندگی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے بیج بویا ہؤا ہے۔ لیکن زمین بنجر ہے۔ خدائی صناع ماہر ہے اور اپنی کوشش میں بے دریغ۔ لیکن ہم سنگ مرمر کی ایسی ناقص سل ہیں کہ چھینی کے نیچے آتے ہی شکستہ ہو جاتے ہیں۔ اور تصورِ الٰہی کے احساس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

میں پھر کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ خدائی زندگی کا ابتدائی چشمہ محض محبت ہے۔ ہماری محبت خدا کے لئے اور خدا کی محبت ہمارے لئے۔ جب یہ دونوں محبتیں روح میں متصادم ہوتی ہیں تو گویا چقماق لوہے سے ٹکراتا ہے ایک شرر پیدا ہوتا ہے۔ اور تاریکی کو نور سے بدل دیتا ہے جس طرح رحم مادر میں دو زندہ جرموں کے ملنے سے ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اسی طرح روح انسانی میں ان دونوں محبتوں کے سرایت کرنے سے ایک انقلاب عظیم پیدا ہوتا ہے۔ اور خدائی زندگی کی بنیاد پڑتی ہے۔

(۲) زندگی کی سپردگی

اگرچہ محبت خدائی زندگی کا ابتدائی چشمہ ہے۔ لیکن یہی صرف ایک چشمہ نہیں ہے کسی دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے۔ روحانی اور یزدانی زندگی ہماری روح میں مکمل طریقہ پر اس وقت تک پیدا نہ ہوگی جب تک کہ ہم اپنی زندگی خدا پر نہ چھوڑ دیں تاکہ اس کے ساتھ مل کر ایک ہو جاوے۔

فریسیوں میں سے ایک شخص نیکدیمس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا۔ اُس نے رات کو یسوع کے پاس آکر کہا۔ اے ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہو کر آیا ہے کیونکہ جو معجزے تو دکھاتا ہے کوئی شخص نہیں دکھا سکتا جب تک خدا اُس کے ساتھ نہ ہو۔ یسوع نے جواب میں

اُس سے کہا میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ نیکدیمس نے اس سے کہا کہ آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے۔

یسوع نے جواب دیا کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو۔ وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا روح ہے"۔ (یوحنا ۳:۱تا۶)

یہاں اس فرق پر غور کرنا چاہئے جو مسیح جسمانی زندگی اور روحانی زندگی۔ دنیوی زندگی اور خدائی زندگی۔ فطرتی زندگی اور اعجازی زندگی میں بتلاتا ہو۔

ہم یقیناً جسم، عیش اور لہو ولعب کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن کیا ہم روح، نفس کشی اور تصورِ الٰہی کے احساس کی زندگی میں پیدا ہونا چاہتے ہیں؟

اس نئی زندگی میں داخل ہونے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

"نیکدیمس نے جواب میں اُس سے کہا یہ باتیں کیونکر ہو سکتی ہیں۔ یسوع نے جواب دیا بنی اسرائیل کا اُستاد ہو کر کیا تو ان باتوں کو نہیں جانتا؟ جس طرح موسے نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر اُٹھایا اسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر اُٹھایا جائے۔ تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے"۔

یہ الفاظ بعید الفہم معلوم ہوتے ہیں لیکن ہمیں ان کی تہ تک پہنچنا چاہئے۔ یسوع نیکدیمس کو ایک واقعہ کا حوالہ دیتا ہے۔ جو گنتی کی کتاب میں درج ہے۔

جب یہودی مصر سے نکل آئے تو پھر اُنہوں نے کوہِ ہور سے دریائے قلزم کی راہ سے کوچ کیا تاکہ ادوم کی سرزمین سے گھوم جائیں۔ لیکن وہ لوگ اس راہ کے سبب نہایت دل تنگ ہوئے اور لوگوں نے خدا اور موسے سے بگڑ کر یوں کہا کہ تم کیوں ہم کو مصر سے نکال لائے کہ بیابان میں تو روٹی ہے نہ پانی۔ ہمارے جی کو اس ہلکی روٹی سے کراہیت آتی ہے۔ تب خدا نے جلانے والے سانپ بھیجے۔ اُنہوں نے لوگوں کو کاٹا۔ اور بہت سے بنی اسرائیل مر گئے۔ تب وہ لوگ موسیٰ کے پاس آئے اور بولے ہم نے گناہ کیا کہ ہم نے خداوند کی اور تیری بدگوئی کی تو خداوند سے دعا مانگ کہ وہ ہم سے ان سانپوں کو دور کرے۔ چنانچہ موسے نے لوگوں کے لئے دعا مانگی تب خداوند نے موسے سے فرمایا کہ ایک پیتل کا سانپ اپنے لئے بنا اور ایک نیزے پر لٹکا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی ڈسا ہوا اس پر نظر کریگا وہ جیتا بچیگا۔ چنانچہ موسے نے پیتل کا ایک سانپ بنا کے ایک نیزے پر لٹکایا اور ایسا ہوا کہ سانپ نے جب کسی آدمی کو کاٹا جب اُس نے اس پیتل کے سانپ پر نگاہ کی تو وہ جیتا رہا۔

میرے خیال میں اس واقع سے بڑھکر خدا فراموش زندگی کی مثال کا ملنا مشکل ہے۔ جس کا حوالہ خود خداوند مسیح نے نیکدیمس کو دیا۔

ہم کو اس سے عبرت لینا چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ کہیں ہماری زندگی پر تو ان سانپوں کا حملہ نہیں ہو رہا ہے۔ یقیناً ہو رہا ہے۔

شیطان، دنیا اور نفس پرستی کے پیکر میں یہ سانپ ہم پر حملہ آور ہیں اور جو کچھ بھی ہم میں نیکی ہے۔ اس کو ڈس کر فنا کئے دیتے ہیں۔ اب ہم کو اس پیتل کے سانپ پر نظر کرنے کی ضرورت ہے جو اس سے بچائے۔ وہ شخص خداوند مسیح کا جسم اطہر ہے۔ جو صلیب پر لٹکا ہوا ہے۔ ہم سب لوگ اس پر نگاہ کریں۔ اور ایمان لائیں۔

صلیب ہم کو بتاتی ہے کہ خدا نے ہم سے کیسی محبت کی۔ اُس نے ہم سے یہاں تک محبت کی کہ ہمارے لئے اپنی جان تک دیدی ؎

محبت میں بقا تیری محبت میں فنا تیری
محبت ابتدا تیری محبت انتہا تیری۔

صلیب کے معنی ہیں۔ **انسان کے لئے خدا کی قربانی**"

اگر خدا ہم سے بھی ایسی ہی قربانی کا طالب ہو تو کیا تعجب ہے۔ اس نے ہمارے لئے جان دی ہم بھی اس کے لئے جان دیں۔ لیکن پھر بھی ہماری قربانی انسانی قربانی ہوگی اور اُسکی قربانی خدائی قربانی۔ شعر ؎

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

بھلا ان دونوں قربانیوں کا کیا مقابلہ۔ مسیح کی کامل تقلید کے یہ معنی ہیں کہ ایسی قربانی کریں جو موت سے بھی زیادہ اہم ہو۔ کاش ہم پہلے اُن خبیث عادتوں ہی کو چھوڑ دیں جو ہماری فطرتِ ثانیہ ہیں۔ اُن گرہوں کو کھولیں جو گوشت اور خون کی گرہوں سے زیادہ مضبوط ہیں۔ اس دامِ محبت کے پھندوں کو توڑیں۔ جسکا صید نفس ہے۔

جس طرح ایک عورت اپنے خاندان کو۔ اپنی سہیلیوں کو۔ اپنی عزیز سی عزیز چیز کو غرضکہ سب کچھ اپنے شوہر کے پیچھے اس کے ساتھ ایک ہونے کے لئے چھوڑ دیتی ہے۔ اسی طرح وہ زندگی جو سراسر مسیح سے وابستہ ہونا چاہتی ہے لازم ہے کہ خود کو مطلقاً اسی پر چھوڑ دے۔ مسیح کی مرضی اس کی مرضی ہو۔ مسیح کی مسرت اس کی مسرت ہو۔ مسیح کا پیار اس کا پیار ہو۔ ہم یاد رکھیں کہ مسیح نے صلیب پر اپنی جان تک کی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ وہ ہم سے بھی ایسی ہی قربانی کا متمنی ہے۔

جس طرح موسے نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر اُٹھایا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر اُٹھایا جائے۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے"۔

یہ اعلےٰ ایمان اور اعتقاد اور محبت مسیح کے اثرِ حیات بخش میں زندگی کی سپردگی ہم میں نئی پیدائش اور خدائی زندگی کی نشوونما کے لئے نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ لیکن بعض خدا پرستی بھی کرنی چاہتے ہیں۔ اور نفس پرستی بھی۔ انکو سرمد متنبہ کرتا ہو ؎

سرمد غمِ عشق بوالہوس را نہ دہند
سوزِ دلِ پروانہ مگس را نہ دہند

اور اُن کو یہ بھی نہ بھولنا چاہئے کہ وہ عورت جسکی حسن فروشی عام ہے وہ عمداً اپنے کو بے پردہ

(بانجمہ ہوا) کا مجرم ٹھہراتی ہے۔ اسی طرح وہ زندگی جو فطرت سے بھی بغلگیر ہونی چاہتی ہے اور خودی سے بھی جسم سے بھی۔ اور روح سے بھی۔ عدم سے بھی۔ اور ابد سے بھی۔ وہ اپنے کو ایسی بے بری کا مجرم ٹھہراتی ہے۔ جو حرم عورت کی بے بری سے زیادہ حسرتناک ہے۔ کیونکہ لکھا ہوا ہے "جو میرے ساتھ نہیں ہیں وہ میرے دشمن ہیں"۔

دیکھا جاتا ہے کہ پھول قبرستان میں اگتے ہیں وہ نہایت خوبصورت ہوتے ہیں۔ گویا فطرت اپنی اعلیٰ رنگینیاں معدومیت سے مستعار لیتی ہے۔ اسی طرح جب ہم خودی کو معدوم کر دینگے تو ہم میں خدائی زندگی حسین ترین پھول ہماری خودی کی قبر سے پیدا ہوگا۔

بُت کاغذی کی تعریف

دنیا کی آنکھ نے پرانے ڈھانچہ کی عینک اپنی آنکھ سے اتار کر طاق نسیاں پر رکھدی اور بجائی اُس کے ایک دوربین عینک پر وہ پر لگا کر اپنے گرد و پیش غور و خوض سے دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ یہ ہے زمانہ بہت آگے نکل آیا ہے۔ کہاں ہیں وید کے دلدادہ اور ماننے والے حیرت بیٹھے جنکو حکیم جی نے چھپے ہوئے نوالہ جگالی کرنے کو نسخہ میں لکھ دیئے وہ آئیں اور دیکھیں کہ محققین نے کہاں تک تحقیق کی ہے چنانچہ حال ہی میں جناب بزرگ پادری بی بی رائے صاحب نے ایک کتاب **کیفیت ویدک تصنیفات** تصنیف کرکے وید کی کیفیت اور حقیقت سے عوام الناس کو آگاہ فرمایا ہے۔

میہجدان وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ جناب پادری صاحب کی محنت اور عرقریزی قابل تحسین ہے۔ یوں تو آپ کتب کثیرہ کے مصنف اور مؤلف ہیں مگر کیفیت ویدک تصنیفات لکھ کر اپنے ہندو دھرم پر خصوصاً احسان کیا ہے۔ آپ نے کتاب مذکورہ میں چاروں ویدوں کو چار باب میں ختم کیا ہے۔ میرے خیال میں سب سے بڑی خوبی جو اس کتاب میں ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایسے دقیانوسی الفاظ اس میں نہیں ہیں جو دیگر مصنفوں کی تصنیفات میں پائے جاتے ہیں۔ اور جن کے لئے اکثر اشخاص کو لغت گردانی کرنی پڑتی ہے۔ اس کتاب میں عام فہم الفاظ ہیں جو ہر ایک کی سمجھ میں آسانی آسکتے ہیں

لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے اور قیمتاً ارزاں ہے جو باعتبار کوشش اور حجم صفحہ ۴۰ ہے کچھ بھی نہیں یعنی ۲/ اور مصنف صاحب سے بحوالہ ذیل طلب فرمائیے۔ اور فائدہ اٹھائیے۔

پادری بی بی رائے صاحب پروفیسر
مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

المشتہر۔ ڈکٹر اے۔ نیوٹن قمر دہلوی۔ سہارنپور

لطیفہ

معزز معاصر زمیندار کے افکار و حوادث کا لطیفہ ناظرین نوا فشاں کے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

قارئین افکار اس امر سے واقف ہونگے کہ مسز اینی بیسنٹ سالہا سال سے ایک مصلح عالم یعنی مسیح موعود کی تشریف آوری کی پیشگوئی کر رہی ہیں۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے مدراس کے ایک طفل برہمن مسمی کرشنا مورتی کو پال رکھا ہے۔ جسکی نسبت پہلے یہ خیال تھا کہ وہی مصلح اعظم ہوگا۔ لیکن اب یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ کرشنا مورتی آنے والے مصلح اعظم یعنی مسیح موعود کا ایک پرتو ہے جو اُن کی تشریف آوری کے لئے راستہ صاف کر رہا ہے۔

اسی سلسلہ میں تازہ اطلاع یہ ہے کہ مسز اینی بیسنٹ کیلیفورنیا میں ایک وادی مسرت خرید کرنے کی فکر میں ہیں جہاں مسیح موعود کے لئے ایک شہر تعمیر کیا جائیگا اور مسیح موعود اس شہر میں کرشنا مورتی کے کندھوں پر سوار ہو کر تشریف لائینگے۔ گویا کرشنا مورتی صاحب اس آنے والے کے لئے خر عیسیٰ کا کام دینگے۔

پچھلے زمانہ میں نبی اور مرسل خداوند کریم کی طرف سے مامور ہو کر آتے تھے۔ اور اکثر حالات میں دنیا اُن کا استقبال کرنے کے لئے طیار نہ ہوتی تھی لیکن آج بیسویں صدی کا زمانہ ہے اور آنے والے مسیح کے لئے سالہا سال سے پہلے سے طیاریاں کی جا رہی ہیں مسیح موعود کی سواری کا انسان پال پوس کر بڑا کر لیا گیا ہے۔ اور اب ان کے لئے وادی مسرت میں شہر تعمیر کرنے کی طیاریاں ہو رہی ہیں۔ دیکھیں مسز بیسنٹ کے اس مصنوعی مسیح کا ظہور کب ہوتا ہے

پنجاب میں چرس اور افیون

کی خلاف قانون تجارت اور ناجائز کشید شراب

تازہ رپورٹ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب میں چرس اور افیون کی خفیہ درآمد اور خلاف قانون خرید و فروخت اور شراب کی ناجائز کشید غیر معمولی پیمانہ پر جاری ہے۔ حال میں لودھیانہ کے ریلوے سٹیشن پر ایک مسافر شبہ پر گرفتار کیا گیا اس کے پاس بہت سا اسباب تھا۔ جب اُسکی تلاشی لی گئی تو اس میں سے ۱۸ سیر پہاڑی افیون برآمد ہوئی۔ جو ایک کپڑے میں لپٹی ہوئی تھی اور افیون کی بو دبانے کے لئے پینتھالائن کی گولیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اس شخص پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور عدالت نے اثبات جرم پر اسکو ۱½ سال کی قید بامشقت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

ایک اور واردات کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ضلع فیروزپور کے ایک موضع میں ایک مکان سے ایک جلتی ہوئی بھٹی کے علاوہ اسی سیر لاہن اور ۲½ سیر ناجائز شراب برآمد ہوئی۔ اس مقدمہ میں [illegible] ملزموں کے خلاف

مقدمہ چلایا گیا اور جرم ثابت ہونے پر انہیں دو سال قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

ایک عورت کے قبضہ میں ۲۰ سیر چرس

گذشتہ ماہ دسمبر کا ذکر ہے کہ ایک عورت ریل میں سفر کر رہی تھی۔ شبہ پر اس کے اسباب کی تلاشی لی گئی۔ اس کے ٹرنک میں سے ۲۰ سیر چرس برآمد ہوئی۔ اس پر مقدمہ چلایا گیا اور عدالت نے اسے ایک سال سخت قید کی سزا دی۔ ایک اور مقدمہ نے جو کچھ چرس کاغذ میں لپیٹ کر ایک پارسل کی صورت میں بستر کے اندر چھپا رکھی تھی اسے ۳ ماہ قید با مشقت کی سزا ملی۔ حال میں ایک انسپکٹر آبکاری کو اطلاع ملی کہ ایک فقیر جو قبرستان میں رہتا ہے ناجائز چرس کی تجارت کرتا ہے۔ فقیر کی تلاشی لی گئی۔ اور اس کے قبضہ سے ایک سیر چرس برآمد ہوئی۔ اس نے بیان دیا کہ میں نے یہ چرس کسی اور شخص سے خریدی ہے۔ اس پر اس شخص کی تلاشی لی گئی اور اس کے مکان سے ۱۹ چھٹانک چرس برآمد ہو گئی۔ فقیر اور شخص مذکور کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ان میں سے ہر ایک کو دو سال قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ شخص مذکور کو قید کے علاوہ جرمانہ کی سزا بھی دی گئی۔

کچھ عرصہ ہوا ضلع جالندھر کے ایک گاؤں میں چھاپہ مارا گیا اور دو شخص پکڑے گئے۔ جو ناجائز شراب کی بھٹی چلا رہے تھے۔ دونوں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا اور عدالت نے ہر دو کو ایک ایک سال کی سخت سزا دی۔

راج رام رد بے اور بالک رام دو ڈاکوؤں نے دسمبر گذشتہ میں کلکتہ میں سرِ بازار ایک دربان کو قتل کیا اور ۶ ہزار کا مال لے گئے۔ اگلے دن پولیس کو اطلاع ملی کہ یہ دونوں پھر واپس آگئے ہیں اور ایک وکیل کے ہاں مقیم ہیں۔ پولیس نے صبح سویرے وکیل کے مکان پر چھاپہ مارا اور دونوں ڈاکو بھاگ نکلے اور مکان کی چھتوں پر کودتے ہوئے دور نکل گئے۔ مگر پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ (بندے ماترم)

بشارتی مہم کی تیاریاں

بفضلِ خدا ماہ حال کے آخر میں مسیحیوں کی بشارتی مہم کا ہفتہ شروع ہوگا۔ ہر ایک مسیحی جو خوشی سے اس مہم میں حصہ لینا چاہتا ہے اسے موقعہ ہے کہ وہ اپنی خدمات کو لاہور کی کلیسیاؤں کے پاسٹروں کے روبرو پیش کرے اور اپنا پتہ اُن کے نام پر روانہ فرمائے۔ ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے تمام مسیحی اس پاک خدمت میں نہ صرف شریک ہوں بلکہ کامیاب ہوں۔ ۔ اڈیٹر

ضرورت ہے ۱/۱۳

عیسائی اور مسلمان بوٹ میکروں کی۔ اچھا کام کرنے والے کو اچھی تنخواہ دی جاویگی۔ کام دیکھ کر تنخواہ کا فیصلہ ہوگا۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کیجئے۔ یا خود ملیں۔

المشتہر
شیخ نور محمد صاحب مالک کارخانہ
ہیرو کمپنی۔ انبالہ

ضرورت ۱/۲

کنیرڈ گرلس ہائی سکول لاہور کے لئے دو مسیحی استانیوں کی ضرورت ہے جو اینگلو ورنیکلر تعلیم میں مڈل اور پرائمری حصوں میں کام کرنے کے قابل ہوں۔ کام اپریل ۱۹۲۶ء کی ابتدا سے شروع ہوگا درخواست کرنے والیوں کو اپنی درخواست کے ساتھ اپنی سندات اور سرٹیفکٹس کی نقلیں پتہ ذیل پر روانہ کرنا چاہئے۔

المشتہر
پرنسپل کنیرڈ گرلس ہائی سکول لاہور

یونگ گرلس سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک انگریزی خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اسکی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے متفرق اخراجات ۸/ ماہوار فی طالب علم ہے کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بوجہ نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جرنگشا ما عہ سے ما للہ تک کروکول عہ سے وعہ تک۔ مزید حالات پرنسپل و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں

(۱) دمہ خشک ہو یا تر یا پرانا۔ مجرب اور تیر بہدف دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے قیمت عہ۔

(۲) ہر قسم کی کمزوری دور کرنے میں لاثانی اور مجرب دوا ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو قیمت فی شیشی عہ

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ چوتھیہ تجاوز پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ۲ر محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
ڈاکٹر ای۔ این اوبیڈایہ
خورجہ۔ ضلع بلند شہر

یادرفتگان۔ ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء کو ... [illegible] ... انتقال فرما گئے ... [illegible] ... صاحب کے عزیز و اقارب ... [illegible]

خدا پر ایمان رکھنا لازمی ہے

ہم بغیر دیکھے اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اگرچہ ہم نے اسے نہیں دیکھا تاہم اُسے قادر مطلق خداوند مسیح مانتے ہیں جس طرح ہم نے زمین کی گولائی نہیں دیکھی تاہم ہمارا یقین ہے کہ وہ گول ہے۔ ہم سب کو اس بات کا اعتقاد ہے کہ خدا کی ہستی موجود ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ قائم بالذات وجود ہے۔ یہ اعتقاد اس قدر پختہ ہے کہ ہم اس پر شک نہیں لاتے۔ گو ہم اُسے دیکھ نہیں سکتے چھو نہیں سکتے تاہم ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ خدا موجود ہے۔ ایسے اعتقاد کو ہم ایمان کہہ کر پکارتے ہیں۔ ایمان ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم اس بات کا احساس کرتے ہیں کہ ہماری دائرہ بصیرت اور ہماری جسمانی حستوں سے کوئی بالاتر شے ہے۔ جسے ہم کو قبول کرنا چاہئے۔ ایمان محض ایک شخص یا ہستی کو قبول کر لینے پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ ایمان اس امر کا مقتضی ہے کہ کہ اس ہستی کی شریعت یا مثال کو اپنے چال چلن میں ظاہر کیا جائے۔ پس اگر ہمارا ایمان خداوند یسوع مسیح پر ہے تو ہمارے واسطے واجب ہے کہ ہم اس کی مانند بننے کی کوشش کریں۔

ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان خدا پر ہے لیکن کیا ہم اس ایمان کو اپنی زندگیوں میں ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ مسیح یسوع ہمارا نجات دہندہ ہے۔ وہ ابن خدا ہے لیکن کیا ہم اپنی زندگی اس کی زندگی کی مانند بنانے کے مدعی ہیں۔ ہمارے پاس خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات موجود ہیں۔ اُسکی تعلیم ہمارے پاس ہے۔ پھر ہم کیوں تاخیر کر رہے ہیں جس طرح . . . . ہم نے انگلستان اور افریقہ کو خود نہیں دیکھا لیکن شہادتوں کی بنا پر سچ مانتے ہیں۔ چاہئے کہ ہم خداوند یسوع مسیح پر بھی ایمان لائیں۔ اگر ہمارا ایمان کمزور ہوگا تو ہم ہرگز نجات حاصل نہ کر سکینگے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے منجی نجات دہندہ یسوع مسیح کے آگے سر تسلیم خم کر دیں چاہئے کہ ہم ہر دم اُس کے حضور بدل و جان دعا اور مناجات میں مستغرق رہیں۔ تاکہ ہم اس کی بھیڑیں ہوں

اور وہ ہمیں ہری ہری چراگاہوں میں لئے پھرے اور ہمیں دنیوی خطرات سے محفوظ رکھے۔ اُس کے زیر سایہ ہمیں کسی کا خطرہ نہیں۔ اس کے سامنے شیطان کی تمام طاقتیں سلب ہو جاتی ہیں۔ آؤ ہم اس کے کلام کے مطابق زندگی بسر کریں اور آخرکار اس کی میراث لیں اور ہمیشہ مسیح کے ساتھ زندہ رہیں۔

دعا

اے خداوند تو ہماری سپر اور کمک ہے۔ مصیبت کے وقت تو ہماری پناہگاہ ہے۔ ہمیں ہمیشہ تیرے آستاں پر تسلی ملسکتی ہے۔ اے میرے خدا میرے محافظ۔ میرے نگہبان۔ میری کمک میری خستہ حالی پر نگاہ ترحم کر۔ مجھ پر ابر رحمت برسا۔ دنیا میرے لئے ایک تاریک گھر ہے جس میں سورج کی کرنیں ہرگز داخل نہیں ہو سکتیں۔ لیکن اے منجی تو وہ آفتاب جہانتاب ہے۔ جو میرے سیاہ خانہ دل کو بقعۂ نور بنا سکتا ہے۔ میں تجھ میں نور دیکھتا ہوں تو نور اعلے نور ہے۔ تو گرے ہوؤں کو سنبھالتا ہے۔ تو میری جان کو بدی سے محفوظ رکھ۔ تاکہ میں تیرے بندے داؤد کی کہی بات کہ بدی سے بھاگ اور نیکی کر۔ پر عمل پیرا ہو سکوں۔ مجھے برداشت اور صبر کی طاقت دے۔ تاکہ میں دنیوی کلفتوں کا مقابلہ کر سکوں۔ اے خداوند مجھے از سر نو طاقت دے۔ بدکرداری سے دُور رکھ۔ بزرگ ہے تیرا نام اے میرے رب۔ تیرا بیٹا اور روح القدس اے خداوند تو ہمیں تقویت بخش تو ہماری پناہ اور کمک ہو تاکہ لوگ تیری تعریف کریں تیرا نام بزرگ ہے۔ تو ازل سے ہے تو ہم پر رحم کی نظر کر۔ تیری بڑائی ابد الآباد ہوتی رہے۔

پی۔ این بھنوت۔ نادر

عمدہ خضاب

جرمن کا بنا ہوا جو دو منٹ میں بالوں کو قدرتی رنگ کے موافق سیاہ کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ۱ اور تین شیشی ۴ محصولڈاک ایک سے تین شیشی تک ۴ ملنے کا پتہ۔ منشی عبدالغنی کاتب اخبار نور افشاں میکلوڈ روڈ۔ لاہور

انگریز بچّوں کی سبق آموزی

مسٹر عاجز کا مشورہ ذیل نہایت قیمتی ہے مسیحی نوجوانوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ایڈیٹر

پیارے ہونہارو تمہاری ہدایت و رہنمائی کیواسطے یہ چند باتیں بذریعہ نور افشاں تحریر کرتا ہوں۔ امید واثق ہے کہ تم بھی انگریز بچوں کی طرح اپنی زندگی کے قیمتی وقت کو فضولیات کے بجائی قیمتی کاموں میں صرف کر کے فائدہ اٹھاؤگے۔

انگریز بچے اپنے درس و تدریس کے وقت کے علاوہ اپنے بقایا وقت میں ذیل کے کام کرتے ہیں

(۱) ردی ٹکٹوں کا فراہم کرنا۔ انگریز بچے اپنے فالتو وقت میں ردی ٹکٹوں کے فراہم کرنے میں صرف کرتے ہیں اور جب وہ ٹکٹ خاص تعداد میں مہیا کر چکتے ہیں تو اُن کو کسی شخص یا کمپنی کے ہاتھ فروخت کر دیتے ہیں اور کافی منفعت حاصل کر لیتے ہیں۔

(۲) باغیچہ۔ بعض بچے باغیچہ میں کام کرتے ہیں اور اپنے باغیچہ میں پھول سبزی وغیرہ بوتے ہیں اور اُس کی آمدنی سے کافی نفع اُٹھاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اُن کی مائیں بھی ان کے اس دلپسند شغل میں خوشی و خرمی سے حصہ لیتی ہیں۔ جن سے اُن کا شوق دوبالا ہو جاتا ہے

(۳) اور جن لڑکوں کو باغیچہ میں کام کرنے کے سامان میسر نہیں آتے وہ ریشم کے کیڑوں کی پرورش۔ لاکھ کا مہیا کرنا اور شہد کی مکھیوں کے پالنے کا کام کرتے ہیں اور ہر پہلو سے اپنی زندگی کو دلچسپ اور مفید بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۴) پرندخانہ۔ بعض بچوں کا [illegible] شغل ہے یعنی وہ اس وقت میں مرغ [illegible] کبوترخانہ بطخ خانہ و پیرو خانہ وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں اور کافی نفع کماتے [illegible]

(۵) دستکاری [illegible] بعض [illegible] اس وقت کو کر [illegible] کسی [illegible]

کرتے ہیں۔ اور اس اثنا میں وہ بڑھئی۔ درزی۔ موچی وبار وغیرہ کے فن سیکھنے میں صرف کرتے ہیں۔ اور چند ہی مہینوں میں ان کاموں میں کافی مہارت کر کے انکاموں کو ذریعہ آمدنی بنا لیتے ہیں۔

جن بچوں کو ان کاموں کے سیکھنے کا بھی اتفاق نہ ہو وہ جلد سازی۔ اخبار فروشی و دوا فروشی و کتب فروشی وغیرہ میں صرف کرتے ہیں۔ اور کمیشن پر کام کر کے بھی کافی روپیہ کما لیتے ہیں۔

(۶) **نامہ نگاری** بعض لڑکے جو ہوشیار ہوتے ہیں وہ کسی بچوں کے اخبار کے واسطے مضامین لکھتے ہیں بعض معموں کو حل کرتے ہیں بعض حساب سوالات وپہیلیوں وغیرہ کے جوابات لکھنے میں یہ وقت صرف کرتے ہیں اور جو انعام مقرر ہوتا ہے وہ حاصل کرتے ہیں۔ ولایت میں مضامین کے لکھنے والے تھوڑے سے تھوڑے مضمون کے لئے بھی نقدی لیتے ہیں۔ اور جو کوئی ایسے کاموں کے لئے کچھ عوضانہ نہ لے۔ اُسکو دوسرے لوگ مخول کرتے ہیں اور اس کا مضحکہ اُڑاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی کا ایک ایک منٹ قیمتی ہوتا ہے اور وہ زندگی کے ہر منٹ کو بغیر عوضانہ کے خرچ کرنا کم عقلی تصور کرتے ہیں۔ اس واسطے وہ ایک دن کامیاب انسان بن جاتے ہیں۔

(۷) اور جو نقدی اُن کے پاس ایسے کاموں سے حاصل ہوتی ہے اس کو سیونگ بنک میں جمع کراتے ہیں یا انجمن امداد قرضہ باہمی کا سلسلہ جاری کرتے ہیں اور آپس میں ہم عمر بچوں کی کفایت شعاری کی کمیٹیاں بنا کر ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

پیارے نونہالو۔ اگر تم بھی کوشش کرو تو اپنے اس قیمتی وقت کو مفید کاموں میں صرف کر سکتے ہو۔

نوٹ

تمام مسیحی والدین کو نورافشاں میں آنا چاہئے۔

الراقم۔ عاجز قصوری

نورافشاں کے لئے خریدار دیجئے۔

ضرورت ۳/۲ م

ڈفرن ہاسپٹل کوئٹہ (بلوچستان) کے لئے ایک ہندوستانی نرس کی ضرورت ہے۔ جو پورے طور سے ٹرینڈ (تربیت یافتہ) ہو اپنے کام کی ذمہ داری اُٹھانے کے قابل ہو۔ تنخواہ ۸۰ روپیہ سے ۱۰۰ روپیہ ماہوار حسب لیاقت دیجائیگی اور رہائشگاہ مفت ملیگی۔

ایک خاتون کمپونڈر کی بھی ضرورت ہے۔ میٹرنٹی ٹرینڈ (تربیت یافتہ) کو ترجیح دیجائیگی۔ مفت مکان کے ساتھ تنخواہ ۵۰ روپیہ سے ۶۰ روپیہ ماہوار ملیگی یونیفارم اور قلی بھی مفت ملیگا۔

ایک ہیڈ وائف نرس کی بھی ضرورت ہے۔ جو کوئٹہ چھاؤنی کے رفاہ عام کے کام کی ذمہ دار ہوگی۔ تنخواہ ۶۰ روپیہ پانچ روپیہ الاؤنس کے ساتھ ملیگی۔

امیدوار نرسوں کی بھی ضرورت ہے جو سولہ برس کی عمر سے زیادہ کی ہوں۔ اُنہیں رہائشگاہ۔ خوراک یونیفارم (لباس) اور قلی مفت ملینگے اور سات روپیہ ماہوار تنخواہ بھی ملیگی۔

ایک اور نرس کمپونڈر کی ضرورت ہے جو بلوچستان کے ایک چھوٹے ہاسپٹل میں کام کریگی تنخواہ ۸۰ روپیہ ماہوار ملیگی۔

جملہ امیدواروں کو چاہئے کہ وہ اپنی اپنی درخواستوں کے ساتھ نقول اسناد کو بھی میڈیکل افسر کوئٹہ بلوچستان کے نام پر روانہ فرمائیں۔

المشتہر

جی۔ ای۔ این۔ نبطیر ڈولے

ڈبلیو۔ ایم۔ ایس۔ ایم۔ او

---

۴ فروری کے روز لاہور میں ۲۵ بچے پیدا ہوئے اور ۲۵ موتیں ہوئیں بخار سے ۴ نمونیہ سے ۹ چیچک سے ۲ تپدق سے ۲ دیگر امراض سے ۳ واقع ہوئیں۔ ایک سال سے کم عمر کے ۸ بچے مرے اور ایک بچہ مردہ پیدا ہوا۔

اشتہار کتب

عالمگیر مذہب۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی کتاب ینابیع المسیحیت کا جواب صفحہ ۱۳۳ ۶/

نور حقیقی۔ روحانی زندگی کے متعدد پہلوؤں پر بحث از سندر سنگھ صاحب صفحہ ۵۶ ۳/

چھپا ہوا خزانہ۔ اسلام اور مسیحیت کے متنازع مسئلوں پر بحث کہانی اور افسانہ کی شکل میں۔ صفحہ ۵۶ ۳/

پارسیوں کا آبائی وطن۔ ہندؤوں کے اصل ایرانی وطن کا بیان۔ اُن کے بزرگوں کے حالات۔ ان کے مذہب اور ریت ورسوم کی تصویر۔ ہندؤوں اور پارسیوں کی مشابہت مذہبی صفحہ ۶۰ ۳/

محمد عربی و مسیح ناصری۔ موازنہ انجیل و قرآن کے مصنف کی یہ تازہ تصنیف ہے۔ آنحضرت اور سیدنا مسیح کی زندگیوں کا مقابلہ قرآن و انجیل سے کیا ہے۔ صفحہ ۴۸ قیمت ۲/

روزہ۔ از انوار الحق صاحب۔ اسلامی روزہ کا بیان اور اصل روزہ کی حقیقت صفحہ ۲۰ ۱/

اثبات ناطق۔ مسیح کی شخصیت بائبل کی اصلیت کے اٹل دلائل صفحہ ۲۴ ۱/

روح القدس از روئے قرآن و بائبل قرآن اور کتاب مقدس دونوں سے روح القدس کی شخصیت کا ثبوت۔ صفحہ ۶۲ ۳/

ڈاکٹر آربن کے ۶ ٹریکٹ یہ ٹریکٹ اب چھپ شائع ہو رہے ہیں۔ کم از کم ایک ٹریکٹ سو کی تعداد میں دیا جاتا ہے۔ قیمت فی ٹریکٹ ایک ہزار ایک روپیہ اور ایک سو۔ ۲/

نئی فہرست کتب بزبان انگریزی خط لکھ کر منگائیں

المشتہر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

لاہور ۴ فروری۔ دیوان ٹیک چند او۔ بی۔ ای کو کونسل آف سٹیٹ کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ (بندے ماترم)

پادری [illegible] کلارک صاحب ایم۔اے منیجر نورافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا +